سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۵ اپریل بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو بے چینی اور ضعف کی تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ رعونت کی جڑ اور ایک بیماری ہے کہ دوسرے کی خطا پکڑ کر اشتہار دیدیا جائے

ایسے امور سے نفس خراب ہو جاتا ہے ان سے پرہیز کرنا چاہیئے

"میں دیکھتا ہوں کہ جماعت میں باہم نزاعیں بھی ہو جاتی ہیں اور معمولی نزاع سے پھر ایک دوسرے کی عزت پر حملہ کرنے لگتا ہے اور اپنے بھائی سے لڑتا ہے۔ یہ بہت ہی نامناسب حرکت ہے۔ یہ نہیں ہونا چاہیئے بلکہ ایک اگر اپنی غلطی کا اعتراف کرلے تو کیا حرج ہے۔ بعض آدمی ذرا ذرا سی بات پر دوسرے کی ذلت کا اقرار کئے بغیر پیچھا نہیں چھوڑتے۔ ان باتوں سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ خدا تعالےٰ کا نام ستار ہے۔ پھر کیوں اپنے بھائی پر رحم نہیں کرتا اور عفو اور پردہ پوشی سے کام نہیں لیتا۔ چاہیئے کہ اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے اور اس کی عزت و آبرو پر حملہ نہ کرے۔ ایک چھوٹی سی کتاب میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک بادشاہ قرآن لکھا کرتا تھا۔ ایک ملّا نے کہا کہ یہ آیت غلط لکھی ہے۔ بادشاہ نے اُس وقت اس آیت پر دائرہ کھینچ دیا کہ اس کو کاٹ دیا جائیگا جب وہ چلا گیا تو اس دائرہ کو کاٹ دیا۔ جب بادشاہ سے پوچھا کہ ایسا کیوں کیا تو اس نے کہا در اصل وہ غلطی پر تھا مگر میں نے اس وقت دائرہ کھینچ دیا کہ اس کی دلجوئی ہو جاوے۔ یہ بڑی رعونت کی جڑ اور بیماری ہے کہ دوسرے کی خطا پکڑ کر اشتہار دے دیا جاوے۔ ایسے امور سے نفس خراب ہو جاتا ہے اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۴۲ و ۳۴۳)

تعلق باللہ کے موضوع پر ایک اہم تقریر

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تربیتی کلاس کے پروگرام کے سلسلہ میں آج مورخہ ۱۵ اپریل بروز بدھ مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ تعلق باللہ کے موضوع پر شیر ہال تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ۴۵-۸ بعد نماز عشاء تقریر فرمائیں گے۔ جملہ خدام اور دیگر احباب سے گذارش ہے کہ اس پروگرام میں زیادہ سے زیادہ شریک ہو کر مستفید ہوں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

محترم بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا آنکھ میں شدید درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ایک دو دن میں اپریشن ہوگا۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عید الاضحی قریب آ رہی ہے

قربانی کرنے والے دوست توجہ فرمائیں

(حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ناظر خدمت درویشاں)

عید الاضحی یعنی قربانیوں کی عید قریب آ گئی ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ ۲۳ اپریل کو عید ہوگی۔ اس موقعہ پر جو دوست نظارت خدمت درویشاں کے ذریعہ قربانی کروانا چاہیں انہیں چاہیئے کہ بہت جلد فی جانور کم از کم چالیس روپے کے حساب سے رقم بھجوا دیں تاکہ ان کی طرف سے قربانی کروائی جا سکے۔ ملک میں ویسے بھی دن بدن گرانی بہت شدت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ مگر عید الاضحی کے قریب تو جانوروں کی قیمت میں خصوصیت سے زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس معاملہ میں توقف ہرگز نہ کیا جائے۔ ورنہ دیر ہونے سے جانوروں کے انتظام میں مشکل پیش آتی ہے۔ اور قیمت بھی بڑھ جاتی ہے۔ آج کل ایک جانور کی قیمت اوسطاً چالیس روپے ہے۔

فضل عمر ہسپتال کی عمارت کیلئے عطایا بھجوانے کی تحریک

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

کچھ عرصہ ہوا خاکسار کی طرف سے اخبار الفضل میں فضل عمر ہسپتال کی عمارت کے لئے عطایا کی تحریک شائع ہوئی تھی جس میں خاکسار نے لکھا تھا کہ عمارت کے ضروری حصہ کی تعمیر کچھ ہو گئی ہے جس کی وجہ سے ہسپتال زیر بار ہو گیا ہے اور کچھ ضروری حصہ قابل تعمیر ہے۔ لہذا احباب جماعت زیادہ سے زیادہ عطایا بھجوا کر ممنون فرما دیں۔ اس عرصہ میں کچھ دوستوں نے عطایا بھجوائے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ مگر ابھی ہسپتال کا بہت تھوڑا حصہ پورا ہو سکا ہے۔ لہذا خاکسار پھر احباب جماعت کی خدمت میں اس کار خیر میں حصہ لینے کی تحریک کرتا ہے۔ زمیندار احباب خاص توجہ فرما دیں۔ کیونکہ آجکل انکو فصلوں کی آمد ہونے والی ہے۔ اور وہ سہولت سے حصہ لے سکتے ہیں جزاھم اللہ۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ اپریل ۶۴ء

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم

مودودی صاحب اور ان کے کچھ ساتھی اس وقت فساد فی الارض کے جرم کی بنا پر جیل میں ہیں چاہیئے تھا کہ ایسے آڑے وقت میں ان کے پسماندگان ان کے ساتھ کوئی نیکی کا سلوک کرتے مگر تعجب ہے کہ نہ صرف بعض دوسرے مودودئے آپ کے متعلق بعض خطرناک انکشافات کر رہے ہیں خود ان کے فرزند ارجمند عمر فاروق اور اخبار ایشیا کے کرتا دھرتا مودودی صاحب کی ذہنیت سے پردے اٹھا کر اس کا تماشہ ان بھولے بھالے مسلمانوں کو بھی دکھا رہے ہیں جن کو مودودی صاحب شکار کرنا چاہتے تھے اور جن کے ذریعہ پاکستان میں فساد فی الارض کو ہوا دے کر کمیونسٹوں کی طرح ساڑھ پھونک کی پالیسی اختیار کر کے ملک میں انتشار پھیلانے کی خواہش اس نیت سے رکھتے تھے کہ اس طرح وہ اسلام کے نعرے لگا کر برسر اقتدار آجائیں گے۔

مودودی صاحب پر ان کے پاسپورٹ کی منسوخی کے سلسلہ میں یہ الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے سعودی عرب جا کر پاکستانی حکومت کے خلاف پراپیگنڈا کیا ہے۔ مودودی صاحب کے فرزند ارجمند نے اس کے تعلق میں دو بیانات شائع کئے ہیں جو مودودی ذہنیت کے اخبارات نے بڑے طمطراق سے شائع کئے ہیں۔ پہلے بیان میں عمر فاروق نے یہ انکشاف کیا ہے کہ

"والد ماجد نے رابطہ عالم اسلامی کی مجلس میں یہ تجویز پیش کی تھی کہ حکومت سعودی عرب سے یہ درخواست کی جائے کہ پاکستان سے جن لوگوں کی خدمات سعودی حکومت حاصل کر رہی ہے ان میں قادیانی نہیں ہونے چاہئیں۔ یہ چیز فطرتاً ان لوگوں کو ناگوار گزر رہی ہے جو آج کل مولانا مودودی اور جماعت اسلامی کے خلاف حکومت کی مہم میں انتہائی اہم خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔"

(ایشیا ۳۱ ۳/۶۴ صفحہ ۲)

قطع نظر اس کے کہ اس بیان میں حکومت پر کھلم کھلا الزام لگایا گیا ہے اس امر کا بھی الزام لگایا گیا ہے کہ مودودی صاحب نے پاکستانی (قادیانیوں) کے خلاف مندرجہ بالا تجویز پیش کر کے سیاسی سطح پر اپنی فرقہ وارانہ عصبیت کا نہایت ہی سوقیانہ طریق سے اظہار کیا ہے۔

ہم نے اپنے ایک گزشتہ نوٹ میں واضح کیا ہے کہ کس طرح مودودی صاحب کا یہ فعل آپ کے نعرۂ "جمہوریت" کے کھوکھلا پن کو نمایاں کرتا ہے۔ اور یہ بھی واضح کیا ہے کہ کس طرح یہ پاکستانی حکومت کے خلاف خطرناک ترین پراپیگنڈہ ہے۔ خاص کر اس لحاظ سے کہ انہی دنوں میں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں پاکستانی حکومت کی نہایت اہم خدمات سرانجام دے رہے تھے۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وہی ہیں جنہوں نے ایک نہایت ہی آڑے وقت میں عرب ممالک کی فلسطین کے تعلق میں خدمت سرانجام دی تھی جب آپ نے عرب مندوبین کے کہنے پر بغیر پہلے تیاری کے یو این او میں فلسطین کا مسئلہ اس زور سے پیش کیا تھا کہ تمام عرب دنیا عش عش کر اٹھی تھی۔ یہاں تک کہ بعض عرب ممالک میں خود عربوں نے اپنے بچوں کے نام ظفر اللہ رکھ لئے تھے۔

الغرض مودودی صاحب نے یہ تجویز رابطہ عالم اسلامی کی مجلس میں پیش کر کے پاکستان کی سخت توہین کی ہے۔ مگر آپ کے فرزند ارجمند ایک اور غرض سے اس کا ذکر کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ایشیا نے مندرجہ بالا الفاظ کو جلی حروف میں شائع کیا ہے۔ ان لوگوں کو جنہوں نے مودودی صاحب کی تخریبی سرگرمیوں کی وجہ سے انہیں جیل میں ڈالا ہے۔ احمدیوں کا طرفدار ظاہر کر کے بزعم خود انہیں عوام کی نظروں سے گرانا چاہتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ مودودی صاحب نے احمدیوں کی مخالفت کا تیر بہدف نسخہ پنجاب کے ۱۹۵۳ء والے فسادات میں دریافت کیا تھا۔ احراریوں کی دیکھا دیکھی ان کو بھی یہ وہم ہو گیا ہے کہ عوام کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے احمدیوں کی مخالفت کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ فسادات کی تحقیقاتی عدالت میں جو فسادات کی رپورٹیں شائع ہوئی ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ احراریوں نے احمدیوں کے خلاف شورش کر کے عوام میں جو مقبولیت حاصل کر لی ہے مودودیوں نے فسادات میں اس لئے حصہ لیا کہ وہ پیچھے نہ رہ جائیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو رپورٹ مذکور کا مندرجہ ذیل اقتباس:۔

"جب دوسری جماعتوں مثلاً جماعت اسلامی۔ اسلام لیگ اور فرقہ شیعہ نے دیکھا کہ احرار ختم نبوت کے مسئلے پر عامۃ الناس کو اپنے حق میں کر کے ان جماعتوں پر بازی لے جا رہے ہیں۔ تو گزشتہ اگست کے آغاز میں وہ بھی احمدیوں کی مذمت و مخالفت میں ان کے ساتھ بدل و جان شامل ہو گئے۔ جماعت اسلامی نے اپنے آٹھ مطالبات پر ایک نویں مطالبہ کا اضافہ کر دیا کہ مرزائیوں کو ایک علیحدہ اقلیت قرار دیا جائے اور چوہدری ظفر اللہ خاں کو ان کے عہدے سے برطرف کیا جائے۔"

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت فسادات پنجاب ۱۹۵۳ء صفحہ ۱۱۱)

مودودی صاحب اور ان کے رفیقوں نے اس ہلدی کی گانٹھ کو خوب اچھی طرح پلّے باندھ لیا ہے۔ اور جب کبھی انہیں اپنی تخریبی سرگرمیوں کی سزا ملتی ہے تو اس کا الزام احمدیوں پر لگانے کی کوشش کرتے ہیں یہی جذبہ ہے جس کے ماتحت عمر فاروق نے اپنے بیان میں ...... اپنے والد ماجد کے اس کارنامے کا ذکر کرنا نہایت ضروری سمجھا ہے۔ گویا یہ ان کے بیان کا نکتۂ مرکزی ہے الحمد للہ احمدیت کو بھی اللہ تعالیٰ نے کیا شان عطا کی ہے۔

ہم ابن مودودی صاحب کو آگاہ کرنا چاہتے ہیں کہ آپ لوگوں کا یہ حربہ اب بیکار ہو چکا ہے۔ اب عوام سمجھ گئے ہیں کہ یہ مودودئے اسلام کی خدمت تو خود کوئی کرتے نہیں البتہ احمدیوں کو جن کا کام اس وقت آفتاب نصف النہار کی طرح دنیا کے ہر کنارے پر ضوفشانی کر رہا ہے۔ ان کے کام میں کیڑے نکالنے کو ہی اپنی بڑی خدمتِ اسلام سمجھتے ہیں۔ چنانچہ دعوت اخبار دہلی نے جو ہند کی جماعت اسلامی کا سرکاری اخبار ہے اپنے ایک نوٹ میں کوثر نیازی کو اسی بات پر سخت جھاڑ پلائی تھی۔

یہ تو ہوئی ایک بات اب ایک اور سنئے ایک صاحب بنام "شاہد لاہور" ایک مراسلہ ایشیا ۶/۴/۶۴ میں شائع کرواتے ہیں۔ اس مراسلہ میں آپ نے "مولانا مودودی کا دورۂ مشرق وسطیٰ صفحہ ۲۳-۲۴ کا ایک حوالہ بایں الفاظ شروع کیا ہے:۔

"(دمشق اردن کے دارالحکومت عمان میں) ـــ مولانا مودودی نے اس موقع پر اور دوسرے ایسے مواقع پر جبکہ یہ شکایات زیر بحث آئیں عرب بھائیوں سے کہا کہ یہ صحیح ہے کہ پاکستان کے عوام معاہدہ بغداد سے خوش نہیں ہیں اور خصوصاً ہماری جماعت نے تو اس کا کبھی خیر مقدم نہیں کیا۔ لیکن جس طرح ہمارے عرب بھائی اس پر اظہار ناراضی کرتے ہیں اسے سمجھنے سے ہم معذور ہیں۔"

(ایشیا ۶/۴/۶۴ صفحہ ۱۰)

ان الفاظ سے پتہ چلتا ہے کہ مودودی صاحب کس طرح پاکستان کا پراپیگنڈا عرب ممالک میں کرتے رہے ہیں۔ جب پاکستان کی پالیسی کی مذمت شروع ہی میں ان زوردار الفاظ میں کر دی گئی ہے تو اب آپ لاکھ الزامی جواب عربوں کو دیں اس کا اثر ان پر کیا ہو سکتا ہے وہ تو یقیناً یہی کہتے ہوں گے کہ جب خود پاکستان کے لوگ اور ان میں سے بھی "اسلامی جماعت" کا بزعم خود عالم فاضل اور سیاست دان معاہدہ بغداد کی مذمت کرتا ہے تو ہم بھی مذمت کرنے میں حق بجانب ہیں۔

اس ضمن میں مودودی صاحب کے فرزند ارجمند نے جو کتاب "القومیہ فی نظر الاسلام" کا طویل حوالہ پیش کیا ہے وہ بھی بیکار ہے اس حوالہ میں پاکستان کے عوام کا ذکر ہے کہ وہ عرب ممالک دنیا کے دوسرے مسلمانوں کے مصائب کی بالکل پرواہ نہیں کرتے۔ اس طویل حوالہ میں پاکستانی حکومت کا صرف اتنا ذکر ہے کہ اس نے اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا ورنہ باقی جو کچھ ہے وہ صرف عربوں کی خود غرضی کے متعلق ہے۔ اگر عمر فاروق صاحب اس کو پاکستان کی خدمت تصور کرتے ہیں تو بڑا تعجب ہے۔ کشمیر اور بھارت کے مسلمانوں پر مظالم کا ذکر قطعاً پاکستان کی حمایت نہیں کیونکہ پاکستان کی حکومت تو ان لوگوں کے ہاتھوں میں رہی ہے جو مودودی صاحب کے نزدیک مغرب زدہ اور اسلام کے دشمن ہیں۔

الغرض عمر فاروق صاحب نے یہ بیانات شائع کر کے نہ صرف یہ کہ اپنے والد ماجد کی کوئی خدمت نہیں کی بلکہ اب جبکہ وہ معذور ہیں ان پر سخت ظلم کیا ہے اور ان کی ماؤف ذہنیت سے خود پردے اٹھائے ہیں۔ ہمارا خدا جانتا ہے کہ ہمیں مودودی صاحب کی مصیبت سے ذرا بھی خوشی نہیں ہے بلکہ افسوس ہے کہ وہ جابر بادشاہ کے منہ پر کلمہ حق کہنے کی وجہ سے نہیں بلکہ فساد فی الارض کی بنا پر پابند کئے گئے ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی ذہنی الجھنیں دور کرے اور ان کو ایسے راستہ پر ڈالے کہ وہ اپنی ذہانت اور فطانت کو کسی اچھے کام میں صرف کرنے کے قابل ہوں اور ان عناصر کے بھرے میں نہ آئیں جن کا کام بہرحال حکومت کی مخالفت کرنا اور اپنا ذاتی اُلّو سیدھا کرنا ہے کیونکہ ایسے لوگ تو چاہتے ہیں کہ کوئی ہو جس کو وہ کہہ سکیں کہ "چڑھ جا بچہ سولی پر رب بھلی کرے گا۔"

خلافتِ ثانیہ پر پچاس سال پورے ہونے کی بابرکت تقریب

اور

ہماری ذمہ داریاں

از مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ اُس نے ہمیں اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کے دور میں پیدا کیا اور یہ توفیق بخشی کہ ہم خدائی آواز کو پہچانیں اور قبول کریں بڑے بڑے اولیاء اللہ اور بزرگ یہ آرزو کرتے کرتے گزر گئے کہ کاش انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ نصیب ہوتا لیکن انہیں وہ میسر نہ آیا۔ ہم کس قدر خوش نصیب ہیں کہ رب العزت نے یہ سعادت ہمارے لئے مقدر کر دی اور یہ موقعہ ہم پہنچایا کہ ہم لبیک کہتے ہوئے اس کے اعوان و انصار میں شامل ہو جائیں اور خدمتِ دین بجا لا کر صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاکیزہ گروہ سے جا ملیں۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

جن خوش نصیب لوگوں نے حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کے دورِ مسعود کو پایا اور حضور کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ وہ اب خال خال رہ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمریں بہت برکت عطا کرے۔ آمین ان کی خوش نصیبی پر جتنا بھی رشک کیا جائے کم ہے۔ لیکن ہمارے رحیم و کریم خدا نے اس دورِ سعید کو ممتد کرنے کے لئے یہ راہ نکالی کہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کو قدرتِ ثانیہ کا مظہر بنا کر بھیجا اور آپ کو انا المسیح الموعود مثیلہ وخلیفتہ کی شان عطا فرمائی۔ گویا ایک رنگ میں جنہے مصلح موعود کا زمانہ پایا۔ وہ ایسا ہی ہے جس نے مسیح موعود کا زمانہ پالیا۔ وہی برکات کا نزول ہے۔ وہی خدائی نصرتوں کا ظہور ہے۔ وہی تصرفاتِ الٰہی ہیں۔ وہی تائیداتِ ایزدی ہیں۔ ہم میں سے سینکڑوں نہیں ہزاروں لاکھوں نے نشاناتِ الٰہی کو بارش کی طرح اترتے دیکھا۔ اور غیب کی خبروں کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے مشاہدہ کیا۔ کان اللہ نزل من السماء کا منظر ہر وقت سامنے رہا۔ بڑے بڑے حوادث آئے مخالفت کی آندھیاں چلیں۔ مشکلات کا سامنا ہوا کڑی آزمائشوں میں سے گزرنا پڑا۔ لیکن یہ تمام طوفان اور تمام حوادث دیکھتے ہی دیکھتے ھباءً منثورا ہو گئے اور خدائے ذوالجلال کی تجلی نے تمام تاریکیوں کو دور کر کے اجالا کر دیا۔ اس کی نصرت ہر آن ہمارے شامل رہی۔ اور ہر مشکل کے وقت وہ یارِ وفادار کی طرح دوڑا چلا آیا۔

غرض اس نے اپنے سلوک میں کوئی کمی نہیں کی۔ ہر آن وہ ہمارا حافظ و ناصر رہا۔ اور اس کی عنایات و تفضلات آج بھی بدستور ہم پر سایہ فگن ہیں۔ ان حالات میں ہمارا فرض ہے کہ ہم سجداتِ شکر بجا لائیں اور خدائے بزرگ و برتر کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ اس مبارک دور کو ہمارے لئے زیادہ سے زیادہ لمبا کرے اور اسلام کے اس فتح نصیب جرنیل کو تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ تاکہ اس کی قیادت میں ہمیں بھی دین کی مہمات میں حصہ لینے کا موقعہ میسر آئے۔ آمین اللّٰھم آمین

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ایک اصول بیان فرمایا ہے اور وہ یہ کہ لئن شکرتم لازیدنکم یعنی اگر تم خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو گے اور ان کی کما حقہ قدر کرو گے۔ تو وہ اپنی عنایات کو اور زیادہ کرے گا۔ حضرت المصلح الموعود کے وجودِ باجود میں جو نعمت ہمیں حاصل ہے۔ اس کا شکر یہی ہے کہ ایک تو ہم حضور کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے شب و روز دعاؤں میں لگے رہیں اور ان میں کسی وقت کمی نہ آنے دیں۔ دوسرے یہ کہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ان کو ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانہ میں اس لئے بھیجا ہے کہ خالق و مخلوق کا جو رشتہ ٹوٹ چکا ہے۔ اسے پھر جوڑا جائے۔ اسلام کی حقانیت کو دنیا میں پھر آشکارا کیا جائے۔ اور باغِ محمدی کی پھر آبیاری ہو۔

اس وقت شیطان اور رحمٰن کی آخری جنگ لڑی جا رہی ہے۔ مادیت اور مذہب ایک دوسرے سے نبرد آزما ہیں۔ دجال اپنے لاؤ لشکر لے کر اور دولت و حشمت جمع کر کے اسلام پر حملہ آور ہے ایک زبردست معرکہ درپیش ہے۔ ایسے وقت میں اگر ہم اپنے دھندوں میں لگے رہے اور دین سے آنکھیں پھیر لیں تو یہ بڑا کفرانِ نعمت ہوگا اور ہم خدا کے فضلوں سے محروم ہو جائیں گے۔ العیاذاً باللہ۔

پس اے شمعِ محمدی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پروانو! اے اسلام کے جاں نثارو! اٹھو اور دین کی خدمت کر کے کچھ زادِ راہ لے لو۔ یہی وہ تحفہ ہے جو حقیقی معنوں میں اپنے پیارے امام کے حضور پیش کرنے کے لائق ہے۔ اسے سیم و زر کی نہ پہلے کبھی حاجت تھی۔ اور نہ آج ہے۔ وہ مال و دولت کا کبھی خواہاں نہیں ہوا۔ اسے وہ دل چاہئیں جو محبتِ الٰہی سے گداز ہوں جو خدمتِ دین کے جذبہ سے سرشار ہوں۔ اور جو عشقِ محمدی میں فروزاں ہوں۔ اسے ایسے افراد کی ضرورت ہے جو اسلام کی سربلندی کے لئے خاک میں ملنا پسند کریں۔ اگر ہم بھی دنیا کمانے میں لگے رہے۔ تو ہم سے زیادہ بدقسمت اور کون ہوگا۔ خدا تعالیٰ نے تو ہر وقت ہم میں اور ہمارے غیر میں امتیاز کر دکھایا۔ لیکن اگر پھر بھی ہم اس سے منہ موڑ لیں تو خود اس امتیاز کو کھونے والے ہوں گے۔ برکتوں کے دن روز روز نہیں آتے۔ چودہ سو سال کے بعد یہ ٹھنڈی ہوا چلی ہے۔

پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار
پس اس وقت کو غنیمت سمجھ کر جو کچھ ہو سکتا ہے وہ کر گزرو۔

ایک اور بات جو قابلِ توجہ ہے وہ یہ ہے کہ جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاک گروہ روز بروز کم ہو رہا ہے۔ اور یہ قیمتی وجود ایک ایک کر کے ہم سے رخصت ہو رہے ہیں۔ ان کی وفات سے ایک خلا پیدا ہو رہا ہے جس کا پُر ہونا ضروری ہے۔ کوئی سلسلہ اس وقت تک قائم نہیں رہ سکتا جب تک کہ تلافیٔ مافات نہ ہو۔ اس میں شک نہیں کہ جانے والے بڑے بزرگ اور مستجاب الدعوات تھے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا قربِ الٰہی اور قبولیتِ دعا کی نعمت صرف ان کی ذات سے مخصوص تھی؟ ہرگز نہیں۔ خدا تعالیٰ کی رحمت کا دروازہ ہر شخص کے لئے کھلا ہے۔ اور ہر وقت کھلا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام "الوصیۃ" میں فرماتے ہیں۔

"تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھائیں۔ اور خدا سے خاص انعام پاویں۔"

جو قوم اس بات پر تسلی پا جاتی ہے کہ اس میں کسی وقت بڑے با خدا انسان موجود تھے۔ اور خود اس عہد سے جو اس نے خدا تعالیٰ سے باندھا تھا غافل ہو جاتی ہے۔ وہ اپنی تباہی کی آپ بنیاد رکھتی ہے پس ہم میں سے ہر ایک کو اس بات کی فکر کرنی چاہیئے کہ پیدا ہونے والے خلا کو جلد از جلد پُر کیا جائے۔ اور اپنی زندگیوں کو ایسا بنایا جائے کہ اس میں حقیقتِ محمدی (صلے اللہ علیہ وسلم) جلوہ گر ہو۔ زندگی وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی خوشنودی میں گزرے۔ اگر ہم تھوڑے سے مال۔ وقت اور آرام کو قربان کر کے فضلِ ایزدی کو پالیں تو یہ بڑا سستا سودا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں تقوےٰ اور پاکیزگی عطا کرے۔ اپنی معرفت اور محبت سے ہمیں سرفراز کرے۔ اور یہ توفیق بخشے کہ ہم اس کام کو سرانجام دینے والے ہوں جس کے لئے اس نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔ آمین

درخواستِ دعا

میرے والد سید محمد حسین شاہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا Enlarged Prostate کا اپریشن عنقریب میو ہسپتال لاہور میں ہونے والا ہے۔ احباب جماعت سے اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار ڈاکٹر محمد جی احمدی ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر لاہور معرفت سید تفضل حسین شاہ سپرنٹنڈنگ انجینئر A-11 اقبال سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

احباب جماعت سے ایک ضروری اپیل

سٹاف سیکرٹری۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ

"الفضل" کے ذریعے حال ہی میں احباب جماعت سے اپنے ہونہار نونہالوں کو تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم و تربیت کے لئے بھجوانے کی اپیل کی گئی تھی اور سکول کے قیام کی غرض و غایت، دینی اور تربیتی پروگرام اور یہاں کے پرسکون ماحول کے متعلق وضاحت سے چند ایک گزارشات پیش کی گئی تھیں۔ ذیل میں اختصار کے ساتھ احباب کے مزید تعارف کے لئے سکول کی تدریس، تعلیم اور طریق کار اور دیگر سرگرمیوں کے لحاظ سے چند باتیں پیش کی جاتی ہیں تاکہ احباب پر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی افادیت زیادہ واضح ہو جائے۔

نظام عمومی۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول براہ راست صدر انجمن احمدیہ کے زیر نگرانی کام کر رہا ہے نظارت تعلیم اس کی راہنمائی اور نگرانی کا فریضہ سرانجام دیتی ہے اس وقت صرف ہائی سکول سیکشن میں ۲۶ اساتذہ کام کر رہے ہیں جو تقریباً سب کے سب ٹرینڈ ہیں ان میں سے بارہ ڈبل گریجویٹ ہیں اور تین اصحاب ایم اے تک کے درجے تک تربیت یافتہ ہیں۔ سکول کا پرائمری حصہ علیحدہ ہے جس کی بلڈنگ دار الرحمت وسطی ربوہ میں ہے۔ ہائی سکول شارع جامع پر جامعہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام کالج کے درمیان واقع ہے اور ششم سے دہم تک کی جماعتیں ہائی سکول میں پڑھتی ہیں ہر جماعت کے تین تین فریق ہیں اساتذہ ان نونہالوں کو قومی امانت سمجھتے ہیں اور ان کی دینی، ذہنی، تعلیمی، اخلاقی، سماجی اور نفسیاتی تربیت کا خصوصیت سے خیال رکھتے ہیں اس ذوق و شوق کو محسوس کر کے ایک مرتبہ ڈویژنل انسپکٹر آف سکولز میاں عبدالعزیز صاحب نے فرمایا تھا:۔

"اساتذہ اور طلبہ میں بچوں کی سی شفقت اور محبت کا سلوک پایا جاتا ہے تعلیم دینے اور تعلیم حاصل کرنے کے لئے استاد اور شاگرد میں ایسے ہی تعلق کی ضرورت ہے"۔

دینیات کی خصوصی تعلیم

سکول کے قیام کی غرض و غایت کو پورا کرنے کے لئے مروجہ علوم کے ساتھ ساتھ سکول میں دینیات کی خصوصی تعلیم کا بھی اہتمام کیا گیا ہے وہ طلبہ جو ابتداء سے اس مرکزی سکول سے وابستہ ہوں میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے ساتھ قرآن مجید باترجمہ بخوبی سیکھ لیتے ہیں قرآن مجید کی تدریس کے علاوہ احادیث اور جماعتی لٹریچر سے بنیادی معلومات بھی بہم پہنچائی جاتی ہیں اس دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ طلبہ کی اخلاقی حالت کو بھی سنوارنے کی پوری سعی کی جاتی ہے بورڈنگ ہاؤس میں رہنے والے طلبہ کے لئے خاص تربیتی پروگرام مقرر ہے جس میں نماز باجماعت۔ ادعیہ ماثورہ اور دیگر اسلامی اخلاق پر خاص طور پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے روزانہ "بزم صبح" (مارننگ اسمبلی) میں پروگرام کے مطابق قرآن مجید۔ حدیث شریف اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا جاتا ہے۔

روایات

روایات ایک بہت بڑا خزانہ ہوتی ہیں جن کی بدولت اداروں میں روح اور زندگی کی مشعلیں فروزاں رہتی ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سکول ہذا کی روایات نہایت درجہ تابناک ہیں۔ دینیات کی تعلیم سکول کا طرۂ امتیاز ہے اب تک سکول کو بعض جلیل القدر شخصیتوں کی قیادت میسر رہی ہے

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضؓ۔ حضرت مولانا شیر علی صاحب رضؓ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضؓ حضرت مولوی محمد دین صاحب حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ محترم اخوند محمد عبدالقادر صاحب۔ محترم سید سمیع اللہ صاحب محترم سید محمود اللہ شاہ صاحب مرحوم اور محترم صوفی محمد ابراہیم صاحب ایسے بزرگ جن کی قیادت پر سکول کو ہمیشہ فخر رہا۔ ان اصحاب کی محنت خلوص اور جذبۂ عمل سے سکول کا ماضی انتہائی روشن ہے۔ اس وقت جو مجاہدین تبلیغ اسلام کا مقدس فریضہ سرانجام دے رہے ہیں ان کی اکثریت نے ابتدائی تربیت اسی سکول میں پائی ہے۔ سکول ان مایۂ ناز اولڈ بوائز پر نازاں ہے۔ اولڈ بوائز گاہے گاہے سکول آ کر اپنے موجودہ عزیزوں کو اپنے نقش قدم پر چلنے کی تلقین بھی کرتے ہیں اسی طرح طلبہ کے روز و شب کو اسلامی اخلاق کی روشنی سے منور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، سکول کی خواہش ہے کہ یہ روایات زندہ رہیں اور طلبہ اور اساتذہ بزرگوں اور پیشروؤں کے نقش قدم پر چلتے رہیں۔

عام تعلیمی حالت

دینی تعلیم اور اخلاقی تربیت کو اپنا اصل مقصود قرار دینے کے ساتھ ساتھ سکول خدا تعالیٰ کے فضل سے مروجہ دنیوی عمدہ نتائج دکھا رہا ہے اس لحاظ سے بھی سکول کا ماضی و حال منور اور روشن ہیں اور مستقبل خوش آئند۔ بعض مشکلات اور دشواریوں کے باوجود سکول کو نتائج کے اعتبار سے بھی اپنا مقام پیدا کرنے کی توفیق ملتی رہی ہے گزشتہ سال مڈل کا نتیجہ سو فیصد رہا۔ میٹرک کا نتیجہ ۹۷۶۳ تھا ۵۰٪ طلبہ نے فرسٹ ڈویژن لی صرف ۱۰٪ طلبہ نے تیسرے درجے میں امتحان پاس کیا ۱۳ طلبہ نے سرکاری وظیفہ حاصل کیا۔ اول آنے والے طالب علم نے ڈویژن بھر میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کئے اور بورڈ میں چھٹی پوزیشن حاصل کی۔ اس شاندار نتیجہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور دیگر بزرگوں نے مبارکباد کے دعائیہ پیغامات سے نوازا۔ سرگودھا ڈویژن کے انسپکٹر صاحب نے اپنے مبارکباد کے خط میں لکھا۔

"آپ کے سکول نے کیفیت اور کمیت دونو لحاظ سے بہت ہی نمایاں نتیجہ دکھایا ہے ۱۳۔ طلبہ نے وظیفہ حاصل کیا ہے اور آپ کے سکول سے اول آنیوالا طالب علم ۸۵۱ نمبر لے کر ڈویژن بھر میں اول ہے۔ یہ بہت نمایاں کامیابی ہے جو یقیناً آپ کی اور آپ کے رفقاء کار کی جدوجہد کا نتیجہ ہے"

تجربہ گاہیں

سائنسی مضامین کو پوری پوری اہمیت دی جاتی ہے۔ جدید تدریسی اصولوں کے پیش نظر تدریس سائنس میں سمعی اور بصری اعانات (Audio-visual Aids) کو خاص طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ سکول کی تجربہ گاہیں، سائنسی سامان سے لیس ہیں اور ہر سال زر کثیر کے صرف سے سامان سائنس میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا رہتا ہے گزشتہ سال انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ کے بعض امریکن ماہرین تعلیم نے تجربہ گاہیں دیکھیں اور انہیں ہر لحاظ سے نہایت معیاری قرار دیا اور طلبہ کے ذوق شوق اور فہم و ادراک کی داد دی!!

علمی و ادبی سرگرمیاں

دینی تعلیم کے بعد طلبہ کی بھرپور نشوونما سکول کے تعلیمی و تربیتی لائحہ عمل کا دوسرا اہم مرکزی نقطہ ہے ان میں احساس ذمہ داری۔ صحیح ادبی ذوق۔ انتظام و انصرام کی صلاحیت اور خود اعتمادی پیدا کرنے کے لئے طلبہ کی فریق وار ادبی تنظیمیں موجود ہیں طلبہ ہر جمعرات کو فریق وار اپنے اپنے ادبی اجلاس منعقد کرتے ہیں جن کی صدارت کے فرائض بھی طلبہ ہی کے منتخب کردہ نمائندے سرانجام دیتے ہیں۔ طلبہ کے اجتماعی اجلاس بھی ہوتے ہیں جن میں بیرونی احباب طلبہ سے خطاب کرتے ہیں طلبہ میں تقریر اور مباحثہ کی صلاحیت پیدا کرنے کی پوری کوشش کی جاتی ہے علاوہ ہفتہ وار اجتماعات کے علاوہ "بزم صبح" میں پروگرام کے مطابق طلبہ مختلف عناوین پر تقادیر کرتے ہیں سکول کے مقررین گزشتہ کئی سال سے ضلعی مقابلوں میں انعامات حاصل کرتے رہے ہیں۔ گزشتہ سال جھنگ کے ضلعی مقابلے میں سکول کی ٹیم اول رہی۔ سکول ہال جو "بشیر ہال" کے نام سے مشہور ہے اور جس میں آج کل خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تربیتی کلاس جاری ہے گزشتہ سال ۴۰ ہزار روپیہ کے خرچ سے تیار ہوا ہے جہاں یہ ہال امتحان، جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے قیام اور جماعت کے تربیتی اجتماعات وغیرہ کے لئے استعمال ہوتا ہے وہاں طلبہ کی علمی ادبی سرگرمیوں کا بھی ایک بہت بڑا مرکز ہے اکتوبر ۶۳ء میں جناب آئی ایچ سلیمانی صاحب اسسٹنٹ ڈائریکٹر ایجوکیشن۔ سکول تشریف لائے تھے آپ کے تاثرات کا ایک حصہ درج ذیل ہے:۔

"ہیڈ ماسٹر صاحب نے وسیع و عریض ہال میں جو حال ہی میں ۳۸۰۰۰/- ہزار روپیہ خرچ سے تعمیر ہوا ہے طلبہ کو اکٹھا کیا چند طلباء نے تقریریں کیں۔ ان مقررین کا انداز بیان اور اسلوب خطابت خاص طور پر قابل تعریف تھا سکول نے تعلیم و تدریس کے علاوہ اس میدان میں بھی خاص مقام حاصل کیا ہے۔ میں ہیڈ ماسٹر صاحب اور ان کے رفقاء کار کو مبارکباد دیتا ہوں جو تعلیمی پروگرام کو اعلیٰ بلندیوں سے ہمکنار کرنے کے لئے بڑے جوش اور انہماک سے ہمکنار کرنے کے لئے بڑے جوش اور انہماک سے جدوجہد میں مصروف ہیں"

لائبریری

سکول کی اپنی لائبریری ہے جسے از سر نو مرتب کیا جا رہا ہے اس میں دینی علمی ادبی اور معلوماتی کتب کے علاوہ ابتدائی جماعتوں کے طلبہ کے لئے سبق آموز کہانیوں کے کئی سیٹ ہیں جو سپروائزڈ ریڈنگ پروگرام کے مطابق طلبہ کو دیئے جاتے ہیں گزشتہ سال امریکن طلبہ نے سکول کے لئے ایشیا فاؤنڈیشن کے توسط سے دو صد سے زائد نادر کتب کا تحفہ بھجوایا ہر سال لائبریری میں نئی کتابوں کا اضافہ کیا جاتا ہے چنانچہ اس سال بھی گرانقدر اضافہ ہوا ہے ریاست ہائے متحدہ کی سفری لائبریری کے ساتھ متعلق کرانے کی تجویز زیر غور ہے۔

کھیلیں

سکول کے منتظمین طلبہ کی جسمانی نشوونما کا بھی خیال رکھتے ہیں سکول میں کھیلوں پر بھی توجہ دی جاتی ہے محترم ہیڈ ماسٹر صاحب کی نگرانی میں "ایک سپورٹس کمیٹی" قائم ہے جس کا کام طلبہ میں کھیلوں کے معیاری ذوق کو پروان چڑھانا ہے اس کے زیر انتظام "انٹر ہاؤس ٹورنامنٹ" ہوتے ہیں اس وقت سکول میں ہاکی۔ باسکٹ بال۔ کرکٹ اور والی بال وغیرہ کھیلوں کا انتظام ہے سکول کی ٹیمیں ضلعی مقابلوں میں گزشتہ کئی سال سے امتیاز حاصل کر رہی ہیں۔

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس یادگاری ادارے کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مقدس امانت کی حقیقی رنگ میں حفاظت اور خدمت کی توفیق عطا فرمائے اس کی حقیقی حفاظت اور بہترین خدمت یہی ہے کہ سکول اس غرض و غایت کو صحیح رنگ میں پورا کرے جس کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے

(باقی صفحہ ۷ پر)

جماعت احمدیہ اور تقسیم ہند اور بعض مذہبی اصطلاحات

(از مکرم محمد اسد اللہ صاحب قریشی الکاشمیری ربوہ)

مندرجہ بالا عنوان سے روزنامہ مشرق لاہور مجریہ ۲۱ مارچ ۱۹۶۴ء ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں ایک مراسلہ شائع ہوا ہے۔ جس میں پھر اس بات کو دہرایا گیا ہے کہ قیام پاکستان کے وقت احمدی پاکستان کے مخالف تھے۔

اس اعتراض کا بارہا جواب دیا جا چکا ہے کہ جماعت احمدیہ تقسیم ہند سے قبل اس کوشش میں تھی کہ کانگرس اور مسلم لیگ میں مصالحت ہو جائے اور دونوں قوموں میں یکجہتی پیدا ہو اور اس وقت خود قائداعظم بھی "صلح کے خواہاں تھے" (دیکھو حیات محمد علی جناح از رئیس احمد جعفری ص۲۰۹) پس یہ بات کسی طرح بھی قابل اعتراض نہیں ہو سکتی۔ مگر جب کانگرس کے رویہ سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ مصالحت نہیں ہو سکتی تو اس کے بعد امام جماعت احمدیہ نے تقسیم ہند سے قبل پاکستان کی حمایت شروع کر دی تھی۔ چنانچہ امام جماعت احمدیہ نے تقسیم ہند سے قبل مئی ۱۹۴۷ء میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا:

"ہم پاکستان کی حمایت اسلئے کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کا جائز حق ہے اور انہیں ملنا چاہیئے اور اگر حق کی تائید میں پھانسی پر بھی لٹکا دیا جائے تو یہ ہمارے لئے موجب مسرت ہو گا۔"

(الفضل ۱۹ مئی ۱۹۴۷ء ص۲)

اور تقسیم ہند سے قبل غیر احمدی حضرات بھی مانتے تھے کہ جماعت احمدیہ پاکستان کی مؤید اور حامی تھی چنانچہ یہاں ہم صرف ایک غیر احمدی مصنف کی شہادت پیش کرتے ہیں۔ جس نے ۱۹۴۶ء میں یعنی قیام پاکستان سے قبل "حیات محمد علی جناح" نامی کتاب میں زیر عنوان "اصحاب قادیان اور پاکستان" لکھا تھا:-

"اب ایک اور دوسرے بڑے فرقہ اصحاب قادیان کا مسلک اور رویہ پاکستان کے بارے میں پیش کیا جاتا ہے۔ سطور ذیل سے اندازہ ہوگا کہ اصحاب قادیان کی دو نوجماعتیں مسلم لیگ کی مرکزیت پاکستان کی افادیت اور مسٹر جناح کی سیاسی قیادت کی معترف اور مداح ہیں۔"

(حیات محمد علی جناح ص۲۹۰)

اس شہادت سے ظاہر ہے کہ تقسیم ہند سے قبل جماعت احمدیہ کے مخالف حضرات بھی اس کے حامیٔ پاکستان ہونیکے معترف تھے۔

رہا یہ کہ جماعت احمدیہ مرزا صاحب اور ان کے صحابہ کے ناموں کے ساتھ "علیہ السلام اور رضی اللہ عنہ" لکھتے ہیں۔ اس کے جواب میں یاد رکھئے کہ قرآن و حدیث اور مسلمانوں کے تیرہ سو سالہ تعامل کی رو سے خاص مومنوں کے لئے "علیہ السلام" اور "رضی اللہ عنہ" کا استعمال جائز ہے۔ کیا شیعہ و سنی دونو فرقے حضرت امام حسین کے ناموں کے ساتھ "علیہ السلام" نہیں لکھتے اور بولتے؟

آپ گذشتہ تیرہ سو سالہ اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ بزرگان دین کے ناموں کے ساتھ "رضی اللہ عنہ" کا استعمال عام ہے۔ دیکھو شیخ منصور کے نام کے ساتھ "رضی اللہ عنہ" لکھا گیا ہے۔ (راشادنامہ فریدی حصہ دوم ص۱۲۹) سلطان المشائخ کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھا گیا ہے (ایضاً ص۹۱) اسی طرح ابی حنیفہ وغیرہ آئمہ و اولیاء کے ساتھ سینکڑوں دفعہ رضی اللہ عنہ کا استعمال ہوا۔ (دیکھو الیواقیت والجواہر جلد۲ ص۹۵-۹۶) حالانکہ یہ صحابہ نہ تھے۔

اس کے باوجود جماعت احمدیہ "رضی اللہ عنہ" کا عام استعمال نہیں کرتی بلکہ امام مہدیؑ کے صحابہ کے ساتھ استعمال کرتے ہیں کیونکہ علمائے عرب و عجم کا اس پر اتفاق ہے کہ امام مہدی علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز ہیں (دیکھو اقتراب الساعۃ ص۹۵) جہاں امام مہدی علیہ السلام کے ساتھیوں کو "رجال صحابہؓ" لکھا گیا ہے اور صحیح مسلم کی حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آنیوالے مسیح کے ساتھیوں کے لئے اصحاب کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ پھر کیا ہم پانچ وقت کی نمازوں میں "السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین" کہہ کر ہر مومن پر سلام نہیں بھیجتے۔

اور روزمرہ کی عام گفتگو میں ہم مسلمانوں کو یہ دعا نہیں دیتے کہ اللہ تم سے راضی ہو اور "رضی اللہ عنہ" کے معنی بھی یہی ہیں کہ اللہ تم مرحوم پر راضی ہو۔ اب بتائیے کہ ان الفاظ کے استعمال میں کیا قباحت ہے؟ افسوس کہ یہ عام عادت ہو گئی ہے کہ آنکھیں بند کر کے بعض لوگ جماعت احمدیہ پر اعتراضات کرتے چلے جاتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا عمل قرآن و حدیث اور مسلمانوں کے گذشتہ تیرہ سو سالہ تعامل کے بالکل مطابق ہے۔

کاش غیر جانبدار طریق سے جماعت کا مطالعہ کیا جائے تا لوگوں پر حقیقت کھل جائے۔

مجالس انصار اللہ ضلع لاڑکانہ کا تیسرا سالانہ اجتماع

بمقام باڑہ منعقدہ ۲۸-۲۹ مارچ ۱۹۶۴ء

مجالس انصار اللہ ضلع لاڑکانہ کا تیسرا کامیاب اجتماع بمقام باڑہ ۲۸ مارچ کو شروع ہو کر ۲۹ مارچ کو اختتام پذیر ہوا۔ اس اجتماع پر مکرمی جناب قریشی عبدالرحمٰن صاحب ناظم انصار اللہ سابق سندھ بطور مرکزی نمائندہ شامل ہوئے۔ مرکزی ہدایت کے مطابق جناب مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ حیدرآباد سے تشریف لائے۔ اس کے علاوہ مکرمی جناب ماسٹر محمد پریل صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی شرکت فرمائی۔ اجتماع کل چار اجلاسوں پر مشتمل تھا۔ پہلے اجلاس کی صدارت جناب قریشی عبدالرحمٰن صاحب نے فرمائی تلاوت قرآن پاک مکرمی ہدایت اللہ صاحب نے کی۔ اور عہد انصار اللہ مکرمی جناب میاں محمد انور صاحب باڑہ ناظم انصار اللہ ضلع لاڑکانہ نے دوہرایا۔ اس کے بعد ماسٹر عبدالحکیم صاحب نے نظم پڑھی۔ اور مکرمی قریشی عبدالرحمٰن صاحب نے صدر محترم حضرت صاحبزادہ میاں ناصر احمد صاحب کا وہ پیغام پڑھ کر سنایا جو آپ نے خاص طور پر اس اجتماع کے لئے بھجوایا تھا۔ بعدہٗ مکرمی علی نواز چانڈیو نے "میں احمدی کیوں ہوا" مکرمی مولوی محمد الیاس صاحب نے "ہماری تعلیم" مکرم مولوی غلام محمد صاحب معلم نے "تربیت اولاد" مکرم مولوی محمد سلیم صاحب معلم نے وفات مسیح پر تقاریر فرمائیں۔ مکرمی میاں محمد انور صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ آخیر میں مکرم جناب مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایک عالمانہ تربیتی تقریر فرمائی۔ جو پوری توجہ سے سنی گئی۔ اور اس کے بعد پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا اجلاس زیر صدارت مکرمی جناب ماسٹر محمد پریل صاحب ساڑھے آٹھ بجے شب منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد تقریری مقابلہ ہوا۔ جس کے لئے پانچ موضوع مقرر تھے ۱۔ صداقت حضرت مسیح موعود ۲۔ خلافت حقہ۔ ۳۔ پیشگوئی مصلح موعود۔ ۴۔ وفات مسیح۔ ۵۔ اسلام کا عالمگیر غلبہ۔ کل آٹھ اصحاب نے اس میں حصہ لیا۔ اس مقابلہ میں مکرمی جناب علی نواز صاحب چانڈیو اول مکرمی جناب مولوی محمد سلیم صاحب معلم اور مکرمی محمد صدیق صاحب دوئم اور مکرمی مولوی غلام محمد صاحب سوئم قرار پائے۔ تقریری مقابلہ کے بعد مکرمی نظام الدین خان صاحب نے سندھی میں خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ ازاں بعد مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے ایک گھنٹہ تک صداقت حضرت مسیح موعودؑ اور آپؑ کا حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق کے موضوع پر بزبان سندھی تقریر فرمائی۔ دوسرا اجلاس پونے گیارہ بجے رات بعد دعا ختم ہوا۔

تیسرا اجلاس صبح چار بجے باجماعت نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد زیر صدارت مکرمی جناب ناظم صاحب انصار اللہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرمی جناب مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے اسلام اور رسوم کے موضوع پر تربیتی تقریر فرمائی۔ اور مکرمی مولوی محمد سلیم صاحب معلم نے درس حدیث دیا اور مکرمی جناب ماسٹر محمد پریل صاحب نے ذکر حبیب پر تقریر فرمائی۔ اور سات بجے اجلاس ختم ہوا۔

چوتھا اجلاس زیر صدارت مولانا مولوی غلام احمد صاحب فرخ ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا تلاوت عزیز انور حسین صاحب نے کی اور قصیدہ عربی فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مکرمی علی نواز صاحب چانڈیو نے پڑھا۔ پھر ماسٹر عبدالحکیم صاحب نے صدر محترم کے پیغام کا سندھی ترجمہ سنایا۔ اسکے بعد مولوی محمد سلیم صاحب نے نظم پڑھی اور مکرمی ہدایت اللہ صاحب نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑھ کر سنائے ازاں بعد مکرمی جناب قریشی عبدالرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ نے "انصار اللہ کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد انعامات تقسیم کئے گئے۔ اور مکرمی میاں محمد انور صاحب ناظم ضلع نے انصار سے خطاب فرمایا۔ آپ کے بعد قریشی عبدالرحمٰن صاحب نے حضرت امیر المومنین کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اور اسکے بعد مکرمی مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے "خلافت حقہ اور اسکی برکات" کے موضوع پر ایک گھنٹہ تک ایک مبسوط تقریر فرمائی۔

تقریر کے اختتام پر عہد دوہرایا گیا اور یہ بابرکت اجتماع دعا کے بعد اختتام پذیر ہوا۔ اجتماع میں انصار اللہ کے علاوہ خدام، اطفال اور مستورات نے بھی شرکت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

اجتماع میں باڑہ کے علاوہ لاڑکانہ۔ انور آباد۔ خیرپور۔ قمبر۔ حیدرآباد سکھر۔ کمال ڈیرہ اور کنڈیارو سے احباب نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے

ناظم انصار اللہ۔ ضلع لاڑکانہ

تعمیر مساجد ممالک بیرون کے صدقہ جاریہ میں

طلباء اور طالبات کی شمولیت

جن طلباء اور طالبات نے اپنے امتحانات میں کامیابی پر بطور شکرانہ چندہ برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون تحریک جدید کو ادا کیا ہے ان کے اسماء معہ ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو آئندہ روحانی وجسمانی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

۷۔ عزیز آفتاب احمد ابن مکرم چوہدری عطا محمد صاحب چیمہ دار الرحمت وسطی ربوہ ۱۰۔۰۰

۸۔ عزیز ولی اللہ صاحب ابن شیخ رحمت اللہ صاحب وکالت مال تحریک جدید ربوہ ۱۔۰۰

۹۔ عزیزہ نبیلہ بنت مکرم چوہدری محمد شریف صاحب چیمہ دار الصدر غربی ربوہ ۵۔۰۰

۱۰۔ عزیزہ نصرت بنت مکرم چوہدری نذیر محمد صاحب دار النصر ربوہ ۱۔۰۰

۱۱۔ عزیز عبد الحمید ابن مکرم چوہدری عبد اللطیف خاں صاحب وکالت مال ربوہ ۱۔۰۰

۱۲۔ عزیز ظفر احمد ابن مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ ۲۔۰۰

۱۳۔ عزیز محمد احمد ابن مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب اوورسیر ربوہ ۱۔۰۰

۱۴۔ عزیز احمد حسین ابن مکرم چوہدری مظفر حسین صاحب وکالت مال ربوہ ۱۔۰۰

۱۵۔ عزیز منور احمد ابن مکرم چوہدری نذیر محمد صاحب دار النصر ربوہ ۲۔۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید)

انصار اللہ کی مالی تحریکات

اراکین مجلس انصار اللہ کو یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے کہ جس جماعت یا مجلس کی مالی حالت مضبوط ہوگی۔ وہی دنیا میں ترقی کرے گی۔ اسی وجہ سے اسلام نے بھی مالی قربانی کو بہت اہمیت دی ہے۔ انصار اللہ کی طرف سے چار مالی تحریکات جاری ہیں اور ان میں سے ہر ایک میں شامل ہونا لازمی ہے تحریکات یہ ہیں۔

۱۔ چندہ مجلس :۔	آمد پر آدھ (دھیلا) پیسہ فی روپیہ
۲۔ چندہ اشاعت :۔	ایک روپیہ فی رکن سالانہ
۳۔ سالانہ اجتماع :۔	ایک روپیہ فی رکن سالانہ
۴۔ چندہ تعمیر :۔	حسب استطاعت

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

ولادت :۔ میرے بڑے بھائی مکرم ملک رشید الدین صاحب اوکاڑہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے درویش قادیان مؤلف اصحاب احمد کا پوتا اور ملک عبد الرحمن انچارج ٹیلرنگ ہاؤس اوکاڑہ کا نواسہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت نومولود کا نام رفیع الدین تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت، صحابہ کرام اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو عمر دراز بخشے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ نیز متقی اور دین کا خادم بنائے۔ آمین۔

وسیمہ قدسیہ ملک (منٹگمری)

محترمہ وسیمہ صاحبہ نے اس خوشی میں کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔ فجزاھا اللہ احسن الجزاء — (مینیجر)

درخواستہائے دعا

۱۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب ماڈرن موٹرز لمیٹڈ راولپنڈی کی بیگم صاحبہ کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ انہیں ریڑھ کی ہڈی میں شدید درد رہتا ہے۔ قارئین الفضل سے ان کی کامل وعاجل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

آنمکرمہ نے مساجد ممالک بیرون کے لئے پچیس روپے عنایت فرمائے ہیں۔

فجزاھا اللہ احسن الجزاء (وکیل المال اول تحریک جدید)

۲۔ خاکسار دو روز سے بخار میں مبتلا ہے۔ جس کی وجہ سے امتحان میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفاء دے تاکہ امتحان اچھی طرح دے سکوں۔ (رشید احمد ذیروی لائلپور)

صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندے

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس تاریخ سے پہلے ہر جماعت کا چندہ عام وحصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کا سال رواں کا بجٹ پورا بھی ہو جائے اور گزشتہ سالوں کے بقائے بھی وصول ہو جائیں۔

لہٰذا تمام جماعتوں کے عہدہ داروں سے التماس ہے کہ ان آخری دنوں میں ان چندوں کی وصولی کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ اور وصول شدہ رقم جلد از جلد مرکز میں بھیجتے جائیں۔ جو رقوم ۱۲ اپریل تک وصول ہو جائیں وہ ۱۵ تاریخ تک مرکز کو ادا کر دی جائیں۔ اور اس کے بعد ۲۰ اپریل تک جو رقوم وصول ہوں وہ ۲۳ تاریخ تک ضرور بھجوا دی جائیں۔ اور اس کے بعد وصول ہونے والی رقوم کے متعلق بھی پوری پوری کوشش کی جائے۔ کہ ۳۰ اپریل تک خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں داخل ہو جائیں۔ (ناظر بیت المال۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

رقوم بلا تفصیل

بعض جماعتوں کے عہدہ داران مال اور بعض دوسرے افراد چندہ کی رقوم بھیجتے وقت اس کی تفصیل نہیں بھیجتے کہ وہ رقوم کس کس مد میں جمع کی جائیں۔ ایسی تمام رقوم مد بلا تفصیل میں بطور امانت پڑی رہتی ہیں اور سلسلہ ان سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ تفصیل حاصل کرنے کے لئے بار بار لکھنے کے باوجود بھی بعض احباب تفصیل نہیں بھجواتے۔ لہٰذا تمام احباب کی خدمت میں جنہوں نے کوئی رقم بلا تفصیل بھیجی ہوئی ہے۔ گذارش کی جاتی ہے کہ اس رقم کی تفصیل جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ اور آئندہ بھی ہر رقم بھجواتے وقت وضاحت سے لکھا جاوے کہ اتنی اتنی رقم فلاں فلاں مد میں داخل کی جائے۔ عدم تعین ماہ انتظار کے بعد ایسی رقوم چندہ عام کی مد میں داخل کر لی جاتی ہیں۔ اور پھر بعد میں اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی ایسی صورت میں اگر کسی جماعت کا حساب خراب ہوگا۔ تو اس کی ذمہ داری جماعت متعلقہ پر ہی ہوگی۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ضرورت ہے :۔

نظارت بیت المال کو ایک انسپکٹر کی ضرورت ہے جس کا کام مقامی جماعتوں کے چندوں کی تشخیص ان کے حسابات کی پڑتال اور نظارت بیت المال سے متعلق دیگر فرائض کی سرانجام دہی ہے۔

امیدوار ان کے لئے حساب کتاب میں مہارت رکھنا اور وعظ ونصیحت کی قابلیت رکھنا ضروری ہے۔ کم از کم میٹرک پاس یا مولوی فاضل پاس ہو۔ اگر اس کے علاوہ بھی کوئی تعلیمی قابلیت رکھتا ہو تو اسکو ترجیح دی جائے گی۔ عمر بیس سے تیس سال تک ہو۔ ابتدائی تنخواہ نوے روپے ہوگی۔ ایک سال کا عرصہ امتحانی ہوگا۔ تسلی بخش کام کی صورت میں ۹۰-۴-۱۳۰ کے گریڈ میں استقلال ہو سکے گا۔

خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مقامی جماعتوں کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ ۲۰ اپریل ۱۹۶۲ء تک، نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔ اور انٹرویو کے لئے خود ۲۲ اپریل ۱۹۶۲ء بوقت ۹ بجے دفتر بیت المال میں حاضر ہوں۔

آمد ورفت کا خرچ بذمہ امیدوار ہوگا

(نظارت بیت المال ربوہ)

تربیتی کلاس لجنہ اماء اللہ ربوہ

ربوہ کی ان بچیوں کے لئے جو میٹرک کا امتحان دیکر آجکل فارغ ہیں لجنہ اماء اللہ کے ہال میں ۱۶ اپریل سے پچیس اپریل تک ایک تربیتی کلاس کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو صبح آٹھ بجے سے گیارہ بجے ہوا کرے گی انشاء اللہ تمام لڑکیاں اس میں شامل ہوں۔ قرآن مجید۔ دینیات۔ لیکچر سیالکوٹ نصاب ہوں گے تربیتی کلاس زیر طبع ہو چکا ہے اور لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے دفتر سے مل سکتا ہے۔ کاپی پنسل ہمراہ لائیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

۳۔ مکرم عبد الرحمن صاحب چغتائی پسر جناب حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ صاحب مرحوم و مغفور لاہور عرصہ چار ماہ سے دل کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ اور ہسپتال میں داخل ہیں اگرچہ نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

(جلال الدین شمس ناظر اصلاح وارشاد)

۴۔ میرا بھائی اکبر علی ایک قتل کے کیس میں ماخوذ ہو گیا ہے۔ میں احباب جماعت اور تمام بزرگوں سے درخواست دعا کرتا ہوں کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے بھائی کو اس قتل کے کیس سے رہائی بخشے (ماسٹر اللہ دتہ احمدی معرفت عبد الحکیم، ضلع خان)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

دمشق ۱۴ اپریل جمہوریہ شام کے صدر میجر جنرل امین الحفیظ نے کشمیریوں کے حق خود ارادیت کی بناء پر کشمیر کا مسئلہ حل کرنے کی مکمل حمایت کرتے ہوئے اس سلسلہ میں پاکستان کے مؤقف کو جائز اور منصفانہ قرار دیا ہے صدر شام نے کل شام پاکستان کے کشمیر وفد کے ارکان سے ملاقات کی وفد کی قیادت میر واعظ یوسف کر رہے ہیں۔

صدر شام نے پاکستان کے کشمیر وفد سے گفتگو کے بعد اس رائے سے اتفاق کیا فلسطین اور کشمیر کے مسائل سامراجی طاقتوں کے پیدا کردہ ہیں اور یہ طاقتیں ایشیا میں انتشار کے بیج بو رہی ہیں میجر جنرل امین الحفیظ نے کہا کہ پاکستان اور شام ایک دوسرے کے ساتھ روحانی رشتے میں منسلک ہیں۔ شام کے عوام کشمیر کے بارے میں اپنے پاکستانی بھائیوں کے مؤقف کو جائز اور منصفانہ تصور کرتے ہیں لہذا پاکستانیوں کو کشمیر کے سلسلہ میں اہل شام کی مکمل حمایت کا بھروسہ کرنا چاہیئے صدر شام نے کہا "میں صدر پاکستان کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے اسرائیل کے خلاف صدر جدہ میں عربوں کی غیر مشروط حمایت کی۔"

● جکارتہ ۱۴ اپریل۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے جو دوسری افرایشیائی کانفرنس کے انتظامات کی کمیٹی کے اجلاس میں پاکستانی وفد کے قائد ہیں۔ گزشتہ روز انڈونیشیا کے صدر سوکارنو سے ان کی قیام گاہ پر ملاقات کی صدر سوکارنو نے مسٹر بھٹو سے باہمی دلچسپی کے متعدد مسائل پر بات چیت کی انھوں نے صدر ایوب کی علالت پر تشویش کا اظہار کیا اور امید ظاہر کی کہ وہ مرنیا کے اپریشن کے بعد جلد ہی صحت یاب ہو جائیں گے۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے بعد ازاں اخبار نویسوں کو بتایا کہ صدر سوکارنو سے میری بات چیت "بڑی مفید" ثابت ہوئی ہے۔

راولپنڈی ۱۴ اپریل - وزیر داخلہ خان حبیب اللہ خان نے کہا کہ پاکستان اب بھی اپنی اس تجویز پر قائم ہے کہ بھارت سے مسلمان مہاجرین کی قومیت کا سوال کا جائزہ لینے کے لئے ایک غیر جانبدار ٹربیونل قائم کیا جائے آپ کراچی سے راولپنڈی پہنچنے پر چکلالہ کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں کے سوالوں کا جواب دے رہے تھے۔

ایک سوال پر کہ اگر بھارت اس بات پر آمادہ نہیں ہوتا کہ تارکین وطن کے معاملہ کی چھان بین کے لئے ٹربیونل قائم کیا جائے جیسا کہ وہ اس تجویز کو ماننے سے انکار کر چکا ہے تو کیا پاکستان کوئی نئی تجویز پیش کرے گا؟ خان حبیب اللہ نے کہا کہ تارکین وطن کا معاملہ دو آزاد اور خود مختار حکومتوں کے درمیان باعث نزاع بنا ہے اور اس کا تصفیہ کے بارے میں فیصلے کا اختیار کسی غیر جانبدار ٹربیونل ہی کو ہونا چاہیئے جب کہ بھارت نے اس تجویز کو اس لئے قبول کرنے سے معذوری ظاہر کی ہے کہ اس خیال میں ٹربیونل کے اختیارات اس کی حاکمیت کے منافی ہوں گے آپ نے کہا کہ اگر بھارتی ڈپٹی ہائی کمشنر مقیم ڈھاکہ کی جانب سے پاکستان کے شہری ہندوؤں کو ترک وطن کے سرٹیفکیٹوں کا اجرا پاکستان کی حاکمیت میں مداخلت نہیں تو دونوں ملکوں کے سپریم کورٹ کے ججوں اور ایک اسی سطح کے غیر جانبدار ملک کے جج پر مشتمل ٹربیونل کیوں کر حاکمیت میں مداخلت کے مترادف قرار دیا جا سکتا ہے۔

● کراچی ۱۴ اپریل۔ وزیر داخلہ خان حبیب اللہ نے کہا ہے کہ جموں و کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لئے شیخ عبداللہ نے استصواب کا مطالبہ کر کے ۴۵ لاکھ کشمیریوں کی ترجمانی کی ہے شیخ عبداللہ نے یہ بھی درست کہا ہے کہ یہ مسئلہ بھارت اکیلا اپنی مرضی سے طے کرنے کا مجاز نہیں بلکہ تینوں فریق یعنی بھارت، پاکستان اور کشمیری عوام مل کر ہی کسی فیصلہ پر پہنچ سکتے ہیں۔

● راولپنڈی:- ۱۴ اپریل - صدر محمد ایوب خان نے میمن سنگھ میں طوفان سے متاثرہ افراد سے اظہار ہمدردی کیا ہے یہ طوفان حال ہی میں آیا تھا گورنر مشرقی پاکستان مسٹر عبدالمنعم خان کے نام ایک پیغام میں صدر ایوب نے کہا ہے کہ مجھے افسوس ہے کہ مشرقی پاکستان کے باشندوں کو ایک بار پھر ناگہانی آفت کا سامنا کرنا پڑا مجھے امید ہے کہ آپ متاثر ہونے والے افراد کی فوری امداد کے لئے ہر ممکن اقدامات کریں گے۔

ماسکو :- ۱۴ اپریل - روسی خلاباز یوری گاگارین نے پیشگوئی کی ہے کہ عنقریب انسان چاند، زہرہ اور مریخ پر اترنے میں کامیاب ہو جائے گا انھوں نے یہ بات ایک بیان میں کہی جو روسی اخبارات نے کل شائع کیا۔ یوری گاگارین نے کہا وہ دن دور نہیں جب خلائی جہاز انسان کو لے کر دوسرے ستاروں تک آنے جانے لگیں گے یہ جہاز انسان کو اسی طرح چاند، مریخ اور زہرہ پہ لے جائیں گے جس طرح آج طیاروں کے ذریعہ مختلف ملکوں کے درمیان سفر کیا جاتا ہے آپ نے کہا کہ شمسی نظام میں عنقریب عظیم زمین خود کار سیارے نمودار ہوں گے آباد مصنوعی سیارے خلا میں تیریں گے اور ان میں ٹرینوں کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کیا جائے گا اس طرح ہماری زمین شمسی نظام کا دارالحکومت بن جائے گی۔

لندن ۱۴ اپریل کل الاسکا میں زلزلہ کے زبردست جھٹکے محسوس کئے گئے ابھی تک کسی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی یاد رہے کچھ عرصہ قبل زلزلہ آیا تھا جس میں بلیبیوں افراد جاں بحق ہو گئے تھے الاسکا کے ساتھ ساتھ یورپ کے بعض ممالک میں بھی جن میں ہنگری، یوگوسلاویہ بھی شامل ہیں کل زلزلہ آیا وہاں سے بھی کسی نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

● کراچی ۱۴ اپریل ۔ سات چینی مسلمانوں کی ایک جماعت فریضہ حج ادا کرنے کے لئے کل یہاں سے جدہ روانہ ہو گئی۔ اس جماعت کی قیادت چین کی اسلامک ایسوسی ایشن کے وائس چیئرمین مسٹر محمد علی جانگ کر رہے ہیں۔ چینی مسلمانوں کی یہ جماعت ۱۰ اپریل کو یہاں پہنچی تھی۔ کراچی میں اپنے قیام کے دوران میں چینی مسلمانوں نے یہاں کی متعدد تنظیموں سے تبادلہ خیالات کیا۔

● لاہور ۱۴ اپریل - باخبر ذرائع کے مطابق مغربی پاکستان میں دو اور صنعتی علاقے قائم کرنے کی تجویز پر سنجیدگی سے غور کیا جا رہا ہے اس ضمن میں مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن حکومت کو مجوزہ صنعتی علاقوں کا خاکہ پیش کر چکی ہے توقع ہے کہ ان کی منظوری عنقریب مل جائے گی یاد رہے کہ اس وقت صوبہ میں نو صنعتی علاقوں کی تعمیر کا کام جاری ہے ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ نئے صنعتی علاقے کہاں قائم کئے جائیں گے۔

● لاہور ۱۴ اپریل - ثانوی تعلیمی بورڈ لاہور کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ بورڈ کے زیر اہتمام مارچ کے مہینہ میں سکول سرٹیفکیٹ (میٹرک) کا جو امتحان ہوا اس کے نتیجہ کا اعلان ۳ مئی کو کیا جائے گا۔

امانت تحریک جدید کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے امانت تحریک جدید کے متعلق فرمایا ہے:-

" احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مد نظر اپنا روپیہ تحریک جدید کے فنڈ میں رکھوائیں میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ انسان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں "

احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

تحریک جدید کے متعلق مصور رسالہ

وکالت تبشیر نے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی رہنمائی میں تحریک جدید کی فتوحات کے متعلق آرٹ پیپر پر انگریزی زبان میں ایک مصور رسالہ شائع کیا ہے اس رسالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء مبلغین سلسلہ مغربی ممالک نیز افریقہ اور مشرق بعید کی احمدی مساجد سکول، کالج وغیرہ کی ڈیڑھ صد تصاویر ہیں یہ رسالہ انگریزی دان طبقہ کو تحریک جدید کے تبلیغی جہاد اور اس کے نتائج سے متعارف کرانے کا نہایت مؤثر ذریعہ ہے۔ قیمت صرف تین روپے۔ ملنے کا پتہ :-

اورینٹل اینڈ ریلیجیس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

کراچی کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

طاہر بکڈپو۔ ٹرام جنکشن۔ کراچی صدر

سے حاصل کیا کریں (مینیجر)

تصحیح

روزنامہ الفضل کی گزشتہ اشاعت مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۶۴ء میں دماغی امراض کے عنوان سے ایک اشتہار شائع ہوا ہے جس میں غلطی سے کھوکھر منزل چک چٹھہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ کی بجائے "ضلع سیالکوٹ" شائع ہو گیا ہے احباب تصحیح فرمالیں۔

ضروری اعلان

جو احباب اپنا ایڈریس تبدیل کرواتے ہیں ان کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنا چٹ نمبر اور نیا ایڈریس صاف اور خوشخط لکھیں۔ تاکہ تعمیل میں کوئی دقت نہ پیش آئے۔

(مینیجر)

بھارت سے مقبوضہ کشمیر کا الحاق بالکل عارضی نوعیت کا تھا

"میں کشمیر کی آئینی حیثیت کو مسٹر چھاگلہ سے بہتر جانتا ہوں۔" (شیخ عبد اللہ)

کشتواڑ ۱۵؍اپریل۔ کشمیری راہنما شیخ محمد عبد اللہ نے کل رات ایک پبلک جلسہ میں اعلان کیا کہ بھارت سے کشمیر کا نام نہاد الحاق بالکل عارضی کا تھا اور ریاست نے عارضی طور پر صرف دفاع، امور خارجہ اور مواصلات کو بھارتی حکومت کے حوالے کیا تھا اس کے سوا کشمیر نے کوئی اور اختیار بھارت کو ہرگز منتقل نہیں کیا تھا اور اس نام نہاد الحاق کی بھی توثیق ہونا باقی تھی۔

بھارتی وزیر تعلیم مسٹر ایم سی چھاگلہ نے حال ہی میں کہا تھا کہ شیخ عبد اللہ کو بھارتی آئین کے خلاف کوئی بات کہنے کا حق حاصل نہیں۔ اس سلسلہ میں شیخ عبد اللہ نے اپنی تقریر میں کہا کہ بھارتی آئین کی دفعہ ۳۷۰ کشمیر کو خصوصی حیثیت دیتی ہے اور یہ دفعہ بھی عارضی نوعیت کی تھی شیخ عبد اللہ نے کہا۔ مسٹر چھاگلہ نے تو بھارتی آئین پر صرف دستخط ہی کئے ہیں میں تو اس آئین کے بانیوں میں سے ہوں مسٹر چھاگلہ ایک ممتاز ماہر قانون ہیں لیکن کشمیر کی آئینی پوزیشن کو میں مسٹر چھاگلہ سے بہتر سمجھتا ہوں میں نے بھارتی آئین کے خلاف کوئی بات نہیں کہی لہذا میں قانون کے شکنجے میں نہیں آ سکتا علاوہ ازیں ہر بات کا فیصلہ قانون کے ذریعہ نہیں ہوا کرتا۔ اگر آئین کی تشریح کے معاملہ میں کوئی اختلاف ہے تو مجھے صحیح دلائل سے قائل کیا جا سکتا ہے۔

شیخ عبد اللہ نے کہا کہ بھارت سے کشمیر کا الحاق بالکل عارضی تھا اس کا ثبوت اس حقیقت سے ملتا ہے کہ صرف کشمیر ہی واحد علاقہ ہے جس کا بُرا بھلا اپنا آئین ہے۔

سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر بحث

بھارتی وفد کی قیادت مسٹر چھاگلہ کریں گے

نئی دہلی ۱۵؍اپریل مسئلہ کشمیر پر سلامتی کونسل کے آئندہ اجلاس میں بھارتی وفد کی قیادت بھارت کے وزیر تعلیم مسٹر ایم سی چھاگلہ کریں گے۔ مسئلہ کشمیر پر دوبارہ غور کرنے کے لئے سلامتی کونسل کا اجلاس ۵؍مئی کو شروع ہوگا۔ مسٹر چھاگلہ نے فروری میں بھی سلامتی کونسل کے اجلاس میں اپنے ملک کے وفد کی قیادت کی تھی۔

کراچی میں فولاد سازی کا کارخانہ

کراچی ۱۵؍اپریل۔ ادارہ فروغ سرمایہ کاری کے ڈائرکٹر جنرل مسٹر وقار نے کہا ہے کہ کراچی میں گیارہ لاکھ روپے کی لاگت سے فولاد سازی کا ایک کارخانہ قائم کیا جائے گا آپ نے کل یہاں اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے بتایا کہ ادارہ فروغ سرمایہ کاری کی اجازت دینے والی مرکزی کمیٹی نے اپنے ایک اجلاس میں اس کارخانہ کے قیام کی منظوری دے دی ہے مسٹر وقار نے بتایا کہ کمیٹی نے لوہے کی تاریں تیار کرنے کا ایک کارخانہ قائم کرنے کی بھی منظوری دی ہے جس پر سات لاکھ روپیہ خرچ ہوں گے یہ کارخانہ بھی کراچی میں ہی قائم کیا جائے گا آپ نے مزید بتایا کہ جب کارخانہ مکمل ہو گا تو اس میں سالانہ بارہ ہزار ٹن وزنی تار تیار ہوں گے۔

دوسری افریشیائی کانفرنس کے لئے

پاکستان نے بارہ نکاتی ایجنڈا پیش کر دیا

جکارتہ ۱۵؍اپریل دوسری افریشیائی کانفرنس کی تیاری کے لئے موجودہ اجلاس میں شریک ہونے والے مندوبین کو پاکستان نے کانفرنس کے لئے بارہ نکاتی عارضی ایجنڈا پیش کیا ہے۔ پاکستان کی طرف سے تجویز کردہ عارضی ایجنڈا میں تخفیف اسلحہ، جمہوریہ چین کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے کا معاملہ اور افریقی و ایشیائی ممالک کے باہمی مسائل کو طے کرنے کے لئے ایک ادارہ کا قیام شامل ہیں۔

فلسطین کانفرنس میں

تمام عرب ملکوں کے سربراہ شریک ہوں گے

قاہرہ ۱۵؍اپریل مڈل ایسٹ نیوز ایجنسی کی اطلاع کے مطابق عرب لیگ کے فلسطینی نمائندہ مسٹر احمد شکری نے کہا ہے کہ چودہ مئی کو بیت المقدس میں جو فلسطین کانفرنس ہو رہی ہے اس میں تمام عرب ملکوں کے سربراہ شریک ہوں گے۔ مسٹر احمد شکری نے کہا اگر کسی عرب ملک کا سربراہ اس کانفرنس میں شریک نہیں ہو سکے گا تو وہ اس میں اپنا ذاتی نمائندہ بھیجے گا۔

انڈونیشیا کے لئے روسی جنگی جہاز

جکارتہ ۱۵؍اپریل۔ انڈونیشیا کی سرکاری خبر رساں ایجنسی انتارہ کی اطلاع کے مطابق آئندہ جمعرات کو انڈونیشی بحریہ کو کئی ایک روسی بحری جنگی جہاز منتقل کئے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں مشرقی جاوا کے مقام سورابیا میں ایک خاص تقریب منعقد ہو گی۔

دریائے ستلج کے رُخ میں تبدیلی

بہاولنگر ۱۵؍اپریل یہاں سے قریباً ساڑھے چھ میل دور بھوکن پتن پر دریائے ستلج نے رخ تبدیل کر لیا ہے۔ دریا کا رُخ بہاولنگر کی طرف ہے جس کی وجہ سے آئندہ سال بہاولنگر کے ایک حصہ کے دریا برد ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

انتخابی ادارے کے قیام کا مسودۂ قانون منظور کر لیا گیا

بل کی حمایت میں ۷۵ اور مخالفت میں ۳۱ ووٹ آئے

راولپنڈی ۱۵؍اپریل۔ قومی اسمبلی نے کل انتخابی ادارہ کے قیام کا قانون منظور کر لیا بل کی تیسری خواندگی کے بعد کل جب اسے منظوری کے لئے ایوان کے سامنے پیش کیا گیا تو بل کے حق میں ۷۵، اور مخالفت میں ۳۸ ووٹ آئے اس قانون کے تحت پاکستان میں ایک انتخابی ادارہ قائم کیا جائے گا جو صدر مملکت اور تینوں اسمبلیوں کا انتخاب کریگا اور اس طرح ملک میں بالواسطہ طریق انتخاب رائج ہو جائے گا

انتخابی بل کے ذریعے جسے ۲۱؍مارچ کو وزیر قانون شیخ خورشید احمد نے قومی اسمبلی میں پیش کیا تھا صوبائی گورنروں اور وزراء کو بھی اس امر کی اجازت دے دی گئی ہے کہ وہ انتخابی ادارہ کے ارکان کی حمایت حاصل کرنے کے لئے کنویسنگ کریں۔

اس بل کے ذریعے موجودہ آئین کے تحت پہلے عام انتخابات کرائے جائیں گے جو اکتوبر یا نومبر کے آخر تک ہونے کی توقع ہے ان انتخابات میں انتخابی ادارہ کے ۸۰ ہزار ارکان کو ۸ کروڑ ووٹر منتخب کریں گے ۸۰ ہزار میں سے ۴۰ ہزار ارکان مشرقی پاکستان اور ۴۰ ہزار مغربی پاکستان میں سے منتخب ہوں گے۔ انتخابی ادارہ معرض وجود میں آنے کے بعد صدر اور صوبائی اور قومی اسمبلیوں کا انتخاب کرے گا۔

انتخابی بل کے تحت اب دونوں صوبوں کے لئے دو الیکشن اتھارٹیاں قائم کی جائیں گی یہ اتھارٹیاں الیکشن کمشنر دونوں صوبوں کی حکومتوں سے صلاح و مشورہ کے بعد مقرر کریں گے۔

وزیر قانون شیخ خورشید احمد نے آج بل پر تیسری خواندگی پر بحث کو سمیٹتے ہوئے حزب اختلاف کو چیلنج کیا کہ انہیں یقین ہے کہ عوام بالواسطہ انتخابات نہیں چاہتے۔ تو وہ آئندہ انتخابات میں کامیابی حاصل کر کے دکھائیں۔ انہوں نے حزب اختلاف کی جانب سے لگائے گئے الزامات کو غلط قرار دیا کہ ملک میں کسی قسم کی آزادی نہیں ہے اور یہ کہ بالواسطہ انتخابات کے ذریعہ ملک پر آمریت مسلط کر دی جائے گی۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

بقیہ صفحہ ۲

اسے جاری فرمایا تھا۔ احباب دعا کرتے وقت اس پہلو کو خاص طور پر مدنظر رکھیں۔ اللہ تعالےٰ اس ادارے میں کام کرنے والوں اور پڑھنے والوں کے دلوں میں اس ادارے سے نسبت کا سچا احساس ہمیشہ قائم رکھے۔ آمین

مخلصین جماعت سے یہ بھی گزارش ہے کہ اس وقت بعض معزز غیر احمدی احباب اپنے بچوں کو دور دراز مقامات سے بھجوا رہے ہیں اس کے برعکس ابھی تک احباب جماعت نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ احباب اپنے ہونہار۔ صحت مند اور ذہین و فطین بچوں کو کثرت یہاں بھجوائیں تاکہ سکول زیادہ بہتر اور زیادہ موثر رنگ میں خدمت سرانجام دے سکے۔ عموماً یہ رجحان پایا جاتا ہے کہ جو عزیز گھر میں ماں باپ یا سرپرستوں کے لئے مسئلہ بن جاتے ہیں انہیں ربوہ بھیج دیا جاتا ہے اور محض اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اکثر ایسے عزیزوں کی بھی اصلاح ہو جاتی ہے لیکن سکول کے تعلیمی۔ تربیتی اور خصوصی پروگراموں سے صحت مند ذہین اور ہوشیار بچے ہی کماحقہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ولادت

مورخہ ۲۷؍۳؍۶۴ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے ملک رشید الدین صاحب کو پہلا بچہ عطا فرمایا ہے جس کا نام رفیع الدین تجویز ہوا ہے نومولود مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مصنف اصحاب احمد قادیان کا پوتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور نیک اور خادم دین بنائے۔

(چوہدری احمد صدیق صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

میرے بڑے ماموں مکرم میر مسعود احمد صاحب سکنہ سیالکوٹ شہر کو بندش پیشاب کی تکلیف کی وجہ سے اپریشن تجویز کیا گیا ہے نیز میری والدہ محترمہ کی آنکھ کا اپریشن سیالکوٹ میں ہوا ہے یہ دونوں بزرگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی یادگار ہیں احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ہر دو بزرگوں کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور ان کا سایہ دیر تک ہمارے سروں پر قائم رہے۔

(ذوالفقار احمد ڈسپنسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تقریری مقابلہ

بزم حسن بیان مجلس خدام الاحمدیہ دارالبرکات ربوہ کے تحت ایک تقریری مقابلہ ۱۵؍اپریل بروز بدھ ۳ بجے سہ پہر بشیر ہال میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مقامی مقررین کے علاوہ تربیتی کلاس میں آئے ہوئے مقررین بھی حصہ لے رہے ہیں۔ تقاریر حسب ذیل موضوعات پر ہوں گی:۔

۱۔ آداب مرکز۔

۲۔ حضرت قمر الانبیاء رضی اللہ تعالےٰ عنہ

۳۔ صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سنہری کارنامے

۴۔ حضرت فضل عمر کے کارنامے۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ تشریف لا کر اس اجلاس کو رونق بخشیں۔

(سیکرٹری بزم حسن بیان)